سوال

(54)قبرستان کے ساتھ خالی جگہ پر مسجد تعمیر کرنا

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

عام قبرستانوں میں مسجد بنانے اورنیچے جو نقشہ قبرستان کا ہے،اس خالی جگہ مسجد بنانی حدیث وشرع کی کتابوں میں جائز ہے یا نہیں؟(السائل : میر اسماعیل بخاری۔چھاونی بنگلور،قاضی محلہ (5/رجب المرجب 1311ھ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

حدیث شریف میں اسی قدر ثابت ہوتا ہے کہ قبروں کو مسجد بنانا یا قبروں پر مسجد بنانا جائز نہیں ہے۔[1]

اسی طرح قبر کی طرف نماز پڑھنا یعنی نمازی کے آگے قبر ہو اور نمازی اور قبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہ بھی جائز نہیں ہے۔[2]اسی طرح قبرستان میں نماز پڑھنا بھی ناجائز ہے۔[3]

نقشہ قبرستان مندرجہ استفتاء میں جو خالی جگہ ہے،جس میں قبر نہیں ہے،اس جگہ مسجد بنانے کی ناجوازی حدیث شریف میں ثابت نہیں ہوتی،کیونکہ جب وہ جگہ قبر سے خالی ہے اور قبروں سے علیحدہ واقع ہوئی ہے تو اس جگہ مسجد بنانے پر نہ یہ صادق آیا کہ قبر کو مسجد بنایا اور نہ یہ صادق آیا کہ قبر پر مسجد بنائی اور نہ اس جگہ مسجد بنا کر اس میں نماز پڑھنے پر یہ صادق آیا کہ قبر کی طرف نماز پڑھی اور نہ یہ صادق آیا کہ قبرستان میں نماز پڑھی،کیونکہ وہ جگہ قبرستان سے علیحدہ واقع ہوئی ہے،بہر کیف اس جگہ مسجد بنانے کی ناجوازی حدیث شریف سے ثابت نہیں ہوتی۔الفاظ حدیث کے یہ ہیں :

عن عائشة ان رسوالله صلی اللہ علیہ وسلم قال : لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور أنبيا ئهم مساجد (متفق علیه)[4]

''عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''اللہ یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے،انھوں نے اپنے انبیاء علیہ السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔''

"سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل أن یموت بخمسٍ وهو يقول : ((ألا وإنَّ من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور أنبيا ئهم وصالحيهم مساجد، ألا فلا تتخذوا القبور مساجد إني أنهاكم عن ذلك" (رواہ مسلم)[5]

جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''سن لو! تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء علیہ السلام اوراپنے صالح افراد کی قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، بے شک میں تمھیں اس سے منع کرتا ہوں۔''

"عن ابن عباس قال: "لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذات علیها المساجد والسرج" (رواہ ابوداود والترمذی والنسائی مشکوۃ شریف باب المساجد ومواضع الصلاۃ)[6]

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں کو سجدہ گاہ بنانے والوں اوران پر چراغاں کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔''

وعن ابی مرثد الغنوي قال قال رسوالله صلی الله علیه وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا (مسلم شریف: 1/412)

ابو مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قبروں پر (مجاور بن کر) بیٹھو نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔''

وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی فی سبعۃ مواطن فی المزبلۃ والمجزرۃ والمقبرۃ الحدیث" (مشکوۃ شریف باب مذکورص: 71)[7]

''سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگھوں، کوڑے کرکٹ کے ڈھیر، ذبح خانہ قبرستان۔۔۔ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا''

فتح القدیر (1/178) میں ہے:

"یکرہ ان یکون قبلۃ المسجد الی حمام او مخرج او قبر فان کان بینه وبین هذه حائل لا یکره"[8]

''مسجد کے قبلے کا غسل خانے یا گزرگاہ یا قبر کی طرف ہونا مکروہ ہے لیکن اگر ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہو تو پھر مکروہ نہیں۔''

شامی (945/1) مطبوعہ مصر میں ہے:

"تکرہ الصلاۃ علیه (اي علی القبر) لورود النهی عن ذلک...[9]

قبر پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیوں کہ اس کے متعلق ممانعت مروی ہے۔

نیز شامی (1/394) میں ہے:

"ولا باس بالصلاۃ فیها (اي فی المقبرۃ) اذا کان فیها موضع اعد للصلاۃ ولیس فیه قبر ولا نجاسة"[10]

"قبرستان میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگر اس میں نماز کے لیے کوئی ایسی جگہ تیار کی گئی ہو جس میں قبر اور نجاست نہ ہو۔"

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (425) صحیح مسلم رقم الحدیث (531)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (972)

[3]۔سنن ابی داود رقم الحدیث (492) نیز دیکھیں ارواء الغلیل (320/1)

[4]۔صحیح البخاری رقم الحدیث (4443) صحیح مسلم رقم الحدیث (548)

[5]۔صحیح مسلم رقم الحدیث (532)

[6]۔سنن ابی داود رقم الحدیث (3236) سنن الترمذی رقم الحدیث (320) سنن النسائی رقم الحدیث (2045) مشکاۃ المصابیح (1/163) اس کی سند میں ابو صالح باذام راوی ضعیف ہے۔

[7]۔سنن الترمذی رقم الحدیث (346) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (746) اس کی سند میں "زید بن جبیرہ" راوی متروک اور سخت ضعیف ہے۔

[8]۔فتح القدیر (418/1)

[9]۔ردالمختار (265/2)

[10]۔ردالمختار (410/1)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 116

محدث فتویٰ